رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء	نمبر ۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰۔ مارچ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ دردِ نقرس میں خدا تعالٰے کے فضل سے تخفیف ہے ۔ اور صحت بھی اچھی ہو رہی ہے ::

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پھر ناساز ہو گئی ہے ۔ اور سر میں درد کی تکلیف ہے ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالٰے آپ کو کامل صحت عطا فرمائے ::

آج مقامی لجنہ اماء اللہ کا ماہوار جلسہ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے مکان پر منعقد ہوا ۔ جس میں مولوی ابو العطاء صاحب نے تقریر کی ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عیسائیت پر اسلام کے کامل غلبہ کے متعلق دعاء

"اے ہمارے پیارے خدا ان (عیسائیوں) کو مخلوق پرستی کے اثر سے رہائی بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر ۔ جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں ۔ ان کانٹوں میں سے زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر ۔ کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے ۔ کسی انسان کے خون میں نجات نہیں ۔ اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گزر گیا ہے ۔ اب ان پر تو رحم کر ۔ اور ان کی آنکھیں کھول دے ۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے ۔ اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش ۔ اور صلیب اور خونِ مسیح کے خیالات سے ان کو بچا لے ۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن ۔ اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر ۔ تا وہ تجھے دیکھ لیں ۔ کون خیال کر سکتا ہے ۔ کہ وہ تجھے دیکھیں گے ۔ کس کے ضمیر میں ہے ۔ کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دیں گے ۔ اور تیری آواز سنیں گے ۔ پر اے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے ۔ تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر ۔ کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں ۔ بلکہ ان پر رحم کر ۔ اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کیلئے کھول دے ۔ ہر ایک قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے جبکہ تو نے مجھے اس کام کیلئے بھیجا ہے ۔ سو میں تیرے مونہہ کی پناہ مانگتا ہوں ۔ کہ میں نامرادی سے مروں ۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ تو نے اپنی وحی سے مجھے وعدے دیئے ہیں ۔ ان وعدوں کو تو ضرور پورا کریگا ۔ کیونکہ تو ہمارا خدا صادق خدا ہے ۔ اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے ۔ بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں ۔ سو میرا بہشت مجھے عطا کر ۔ اور ان لوگوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۲۲۔ تعویذ

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کے ایک بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم تھے۔ جو ۱۸۹۹ء یا اس کے قریب فاضلکا میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ اس وقت مقبرہ بہشتی نہ بنا تھا۔ ان کی وفات کے قریباً چھ سال بعد مقبرہ بنا تو ان کی نعش فاضلکا سے لاکر مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی۔ اور اس وقت مقبرہ بہشتی میں جو چار دیواری ہے۔ اس کے باہر کی طرف چار دیواری کے شمال مغربی کونے کے ساتھ سب سے پہلی قبر ایوب مرحوم کی ہے۔ اور ایوب مرحوم ایک ہی شخص ہے جس کو یہ امتیاز حاصل ہوا۔ کہ مقبرہ بہشتی کے بننے سے کئی سال پہلے فوت ہونے کے باوجود وہ مقبرہ میں مدفون ہے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی وفات کے وقت بھی مقبرہ بہشتی تیار نہ تھا۔ مگر ان کی وفات مقبرہ کے تیار ہونے سے صرف چند ماہ قبل ہوئی تھی۔ اور انہیں امانتاً صندوق میں پرانے قبرستان میں دفن کیا گیا تھا۔ جو قبرستان مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ کے موجودہ مکان کے پاس ہے۔ اور مقبرہ کے طیار ہونے پر سب سے اول ان کا صندوق اس میں دفن کیا گیا۔ یعقوب اور ایوب ہر دو برادران ابھی کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اور طالب علم تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اخلاص و محبت میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ اور دوسروں کے واسطے بطور نمونہ تھے۔ ان کی ایک رشتہ دار بیگم جو دہلی کی شہزادیوں سے تھی۔ اور گورنمنٹ سے وظیفہ پاکر کلکتہ میں مقیم تھی۔ اس کی ملاقات کے واسطے یہ دونوں بھائی کالج سے موسمی تعطیلات کے زمانہ میں کلکتہ گئے۔ اس بیگم کی لڑکی کے ساتھ مرزا یعقوب صاحب کی شادی کی تجویز تھی۔ یہ ۱۸۹۶ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے کلکتہ سے واپسی پر ڈاکٹر مرزا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں باصرار عرض کیا۔ کہ ان کی رشتہ دار بیگمات کلکتہ کے واسطے حضور تعویذ لکھ دیں۔ حضور کی عادت نہ تھی۔ کہ تعویذ لکھا کریں۔ مگر غالباً ان مخلص نوجوانوں کی محبت کی خاطر دو تعویذ لکھ کر دیئے۔ جو بطور شاذ کے تھے۔ وہ ہر دو تعویذ میرے دیکھنے میں بھی آئے۔ اور میں نے اسی وقت ہر دو کی نقل کرلی تھی۔ جو اب تک میرے پاس محفوظ ہے۔ اور درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) چھوٹی بیگم کے لئے۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ رب بفضلک ورحمتک وقدرتک۔ رب اجعل برکۃ فی ھذ التعویذ لھذہ الامراۃ واحفظھا من کل بلاءٍ وداءٍ ومصیبۃٍ واجعلھا مبارکۃ ومبارکۃ۔ آمین ثم آمین ثم آمین"

(۲) بڑی بیگم کے لئے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم و لا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم۔ رب اشف ھذہ المراۃ م شفاءً تاماً عاجلاً بفضلک ونور وجھک ورحمتک وقدرتک۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔ مفتی محمد صادق قادیان ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۹ مارچ ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

۱۰۶	اہلیہ سوندے خانصاحب ریاست پٹیالہ	۱۰۸	غلام فاطمہ صاحبہ ضلع شیخوپورہ
		۱۰۹	فہیدہ بیگم صاحبہ "
۱۰۷	کرم بخش صاحب ضلع لائلپور	۱۱۰	زینب بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور

نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی جلسہ

مخالفین کی امن شکن اور متشددانہ حرکات کے خلاف صدائے احتجاج

قادیان ۱۰ مارچ۔ آج ۹ بجے رات مقامی نیشنل لیگ کا ایک اجلاس عام زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور منعقد ہوا جس میں مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری نے ہندوستان کے دار السلطنت دہلی اور پنجاب کے دار السلطنت لاہور کے ان تازہ واقعات کا ذکر کرتے ہوئے جن میں احراری عنصر نے احمدیوں کے خلاف تشدد اور جبر کا استعمال کیا۔ اور قانون شکنی کے مرتکب ہوئے جماعت احمدیہ کو اور زیادہ منظم اور تبلیغ میں سرگرم ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ چونکہ آپ نے دہلی کا واقعہ بچشم خود دیکھا تھا۔ اس لئے بر عایت وقت بتایا۔ کہ مخالف علماء جب میدان دلائل میں بالکل لاجواب ہو گئے۔ تو کس طرح تشدد پر اتر آئے۔ احمدی اصحاب نے باوجود نہایت قلیل التعداد ہونے کے نہایت پامردی سے تشدد برداشت کیا۔ بعض لہولہان بھی ہو گئے۔ جنہیں ہسپتال میں لے جانا پڑا۔ مگر باوجود اس کے خوش تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں انہیں تکلیف اٹھانے کا موقعہ ملا۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد حسب ذیل قراردادیں حاضرین کی متفقہ تائید سے پاس کی گئیں

(۱) نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس ان احرار کے خلاف اظہار نفرت کرتا ہے۔ جنہوں نے دہلی میں ہمارے علماء اور دوسرے بھائیوں پر بلاوجہ حملہ کرکے کئی ایک کو مجروح کیا۔ اور اپنے زخمی بھائیوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کا موقعہ حاصل ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہے:۔

(۲) نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام اپنے محترم بھائی جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر قائد اعظم نیشنل لیگ اور حکیم عبد الرحیم صاحب پر حملہ کرنے والے احرار کی کمینہ اور اخلاق سوز حرکت پر اظہار نفرین کرتا ہے۔ اور اپنے محترم بھائی جناب چودہری صاحب کو خصوصیت کے ساتھ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ انہیں ایک بار پھر راہ خدا میں تکلیف اٹھانے بلکہ زخمی ہونے کا موقعہ میسر آیا۔

(۳) ان ریزولیوشنز کی نقول جماعت احمدیہ دہلی چودہری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر اور پریس کو بھجوائی جائیں:۔

آخر میں جناب صدر نے اس لئے مختصر تقریر فرمائی۔ کہ آج کل امتحانات شروع ہیں۔ اور انتظامات میں بڑی ضروری اصلاحات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نیشنل لیگ کے ممبروں کو ہوشیار اور بیدار رہنے کی تلقین فرمائی۔

357

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرنسپل عبداللہ یوسف علی صاحب کے دینی علم کی پردہ دری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے من جانب اللہ ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ جس رنگ میں کوئی قابلِ التفات معاند آپ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اسی رنگ میں وُہ خود گرفت میں آ جاتا ہے۔ اور دُنیا پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس نے جو الزام لگایا۔ اس کا صحیح مصداق الزام لگانے والا خود ہی ہوتا ہے ٭

ان ایام میں جبکہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف احرار کی فتنہ پردازیاں انتہا کو پہنچی ہوئی تھیں۔ ہر وُہ شخص جو اپنے ذاتی اغراض اور مفادات کی خاطر عوام سے خوشنودی کی سند حاصل کرنا چاہتا تھا۔ خواہ مخواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف خامہ فرسائی کے لئے تیار ہو جاتا تھا۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک "علامہ عبداللہ یوسف علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور" تھے۔ انہوں نے جہاں ایک چند سطری مضمون میں نہایت بے ڈھنگے پن سے مسئلہ نبوت کے متعلق اظہار خیالات کیا۔ وہاں اپنی ہمہ دانی کے گھمنڈ میں اور اپنے آپ کو دینی علوم کا بہت بڑا ماہر سمجھتے ہوئے یہ بھی لکھا۔ کہ

"مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کا مذہبی لٹریچر ہرگز ایسی اہمیت نہیں رکھتا۔ کہ اس کا پڑھنا اہلِ ذوق اور اہلِ علم کے لئے از قبیل ضروریات ہو اس لئے قدرتاً میرے جیسا انسان اس کے مطالعہ سے محروم رہا۔ میں نہیں جانتا۔ کہ مرزا کے دعاوی اور دلائل کیا ہیں۔ لیکن مجھے جمہور علمائے اسلام کے علم پر پورا بھروسہ اور اعتماد ہے۔ اس لئے میں مرزا کے متعلق علماء اہل سنت والجماعت سے کوئی الگ رائے نہیں رکھتا" (اخبار زمیندار ۲۲ مئی ۱۹۳۵ء)

اگرچہ "علامہ" صاحب کے اس مضمون کا اسی وقت جبکہ یہ شائع ہوا تھا مسکت جواب دے دیا گیا تھا۔ مگر ہمیں اس بات کا انتظار تھا۔ کہ اس پندار و نخوت سے سرشار دینی علوم سے قطعاً ناواقف انسان نے خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس علم دین پر جو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا۔ جس کے سامنے عرب و عجم کے علماء کی گردنیں خم ہو گئیں۔ اور جس کا مقابلہ کرنے کی باوجود بار بار چیلنج دینے اور بڑے بڑے انعامات مقرر کرنے کے کسی کو جرأت نہ ہوئی حملہ کیا ہے۔ اس کا خمیازہ اُسے کس رنگ میں بھگتنا پڑتا ہے۔ اور اس کے علم کی کیونکر پردہ دری ہوتی ہے۔ چنانچہ وُہ وقت جلد ہی آ گیا۔ اور اسی "زمیندار" نے جس میں پرنسپل صاحب مذکور کی علامگی کا ڈھول بڑے زور شور کے ساتھ پیٹا گیا تھا۔ اپنے ۹ مارچ کے پرچہ میں لکھا۔ کہ

"علامہ عبداللہ یوسف علی ایک عرصے سے کلام مجید کے انگریزی ترجمے میں مصروف ہیں۔ جو بالاقساط شائع ہو رہا ہے۔ اس ترجمے کی خامیاں دیکھ کر اکثر اہل نظر یہ شبہ ظاہر کرتے تھے۔ کہ علامہ ممدوح عربی زبان سے ناواقف ہیں۔ اور ان کا طریق کار غالباً یہ ہے۔ کہ دُوسرے انگریزی ترجموں کو سامنے رکھ لیتے ہیں۔ اور اس غیر معمولی قدرت کے سہارے جو انہیں انگریزی زبان پر حاصل ہے بے تکان عبارت آرائی کئے جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑی جسارت ہے بلکہ نعوذ باللہ کلام مجید کی توہین ہے۔ اس لئے لوگ اس حیرت انگیز دیدہ دلیری کا یقین کرنے میں متامل تھے۔ کہ گزشتہ شنبہ کو اسلامیہ کالج کے ہال میں ایک نہایت افسوسناک انکشاف ہوا ٭

کالج کی مجلس وعظ حسب دستور کلام پاک کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ مگر تلاوت کرنے والے طالب علم نے غلط فہمی کی بناء پر ان آیات کی تلاوت نہ کی۔ جو علامہ صاحب نے مقرر فرمائی تھیں۔ بلکہ ان کی جگہ کچھ دُوسری آیات پڑھ دیں۔ اس کے بعد جب علامہ صاحب معمول کے مطابق ترجمے کے لئے اُٹھے۔ تو سننے والوں کو سخت حیرت ہوئی۔ کہ وُہ کسی اور ہی آیت کا ترجمہ سُنا رہے ہیں۔ در اصل علامہ صاحب کو دونوں آیات کی عربی عبارت میں کوئی فرق معلوم نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنا پہلا مقرر کیا ہوا ترجمہ ہی سُنا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کالج میں اس واقعے پر بہت رنج کا اظہار کیا جا رہا ہے"

اسی مفہوم کی تحریر ۴ مارچ کے "احسان" میں بھی شائع ہوئی اور "احسان" بھی وُہ اخبار ہے۔ جو پرنسپل صاحب موصوف کے بہت بڑے مداحوں میں سے ہے اور اس نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پرنسپل صاحب کے اعلان کو بڑی اہمیت دی تھی۔ "احسان" نے اظہارِ واقعہ پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ بے حد حیرت و استعجاب کا بھی اظہار کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل "علامہ" عبداللہ یوسف علی کے تبحر علمی کا شہرہ بہت کچھ سُنا جاتا تھا۔ اور بالخصوص قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ کرنے کے اعلان کی بدولت علمی حلقوں میں ان کی غائبانہ قدر و منزلت بہت بڑھ گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ہمارے کانوں میں کچھ اس قسم کی خبریں پہنچ رہی تھیں کہ علامہ موصوف عربی زبان سے یکسر بے بہرہ ہیں۔ اور اس فقدان علمی کے باعث وُہ قرآن کریم کی آیات کا مطلب سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔ چہ جائیکہ ان کے متعلق قرآن پاک کا ترجمہ کرنے کا حسن ظن قائم کیا جا سکے۔ مورخہ ۲۸ فروری کو اسلامیہ کالج لاہور کے حبیبیہ ہال نے علامہ موصوف کی عربی دانی کا جو منظر دیکھا۔ اس نے ہمیں اور ہمارے ساتھ ایک دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ تعجب کا مقام ہے۔ کہ اس قدر بلند نام رکھنے والی ہستیاں کیسے کیسے ناگوار اور ناجائز ہتھکنڈوں کے بل پر شہرت کی طالب بن جاتی ہیں۔ اگر علامہ عبداللہ یوسف علی اپنی علامگی کو محض انگریزی دانی تک منحصر رہنے دیتے۔ اور اپنے آپ کو عربی کا عالم اور قرآن کا مفسر ظاہر کرنے کی زحمت گوارا نہ فرماتے۔ تو ان کی علو مرتبت میں کیا فرق آ جاتا اس صورت میں بھی وُہ کالج کے پرنسپل رہ سکتے تھے۔ کیونکہ انجمن حمایت اسلام نے یہ عہدہ ان کی عربی دانی کے باعث انہیں تفویض نہیں کیا تھا"

اصل واقعہ اور پھر اس کے ان اثرات سے جو علامہ موصوف کے مداحوں پر ہوئے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذہبی لٹریچر کو اہلِ ذوق اور اہلِ علم کے لئے ناقابلِ التفات بتانے والے کی دین کے متعلق اپنی علمیت کیا ہے۔ اگرچہ علامہ صاحب نے اپنی علمیت کے نقاب کے تار تار کو یہ کہکر جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "چونکہ میری توجہ دوسری باتوں کی طرف مبذول تھی۔ اس لئے میں نے مقرر کردہ آیت کا ترجمہ پڑھا" مگر اس کی وقعت عذرِ گناہ سے زیادہ نہیں خیال کی جا سکتی۔ اگر علامہ صاحب قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں۔ اور اس کی تلاوت کرنا کارِ ثواب یقین کرتے ہیں تو پھر اس کا کیا مطلب کہ آیات کسی اور سے پڑھوائیں۔ اور صرف ترجمہ آپ پڑھیں۔ وُہ خود کیوں آیات کی تلاوت نہیں کرتے۔ پھر جب آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت ہو رہی ہو۔ اس وقت اس شخص کا جس نے انہی آیات کا ترجمہ سُنانا ہو۔ دوسری باتوں میں مصروف رہنا اس بات کا مزید ثبوت ہے۔ کہ اس کی نگاہ میں قرآن کریم کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہے۔ ۴۴

۴۴۔ اب جبکہ علامہ صاحب کی علمیت کا راز فاش ہو چکا ہے۔ انہیں چاہیے۔ کہ اس بڑے بول پر ندامت اور افسوس کا اظہار کریں۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لٹریچر کے متعلق بولا تھا ::

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمّت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پُر از نورِ یقیں بودے

(مسیح موعود علیہ السلام)

خداتعالےٰ کی رضا اور اس کی مشیت کے ماتحت ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء بروز جمعہ خدا کا پیارا محمد رسول اللہ کا محبوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی فرزند اور خلیفہ جماعت احمدیہ کا صدیق حضرت عمرؓ کا روحانی اور جسمانی بیٹا ہمارا محسن امام حضرت حکیم الامت حافظ حاجی سیدنا نورالدین ہم سے جدا ہو کر اپنے رفیقِ اعلےٰ سے عین حالتِ نماز میں جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں طبیعت میں جوش پاتا ہوں۔ کہ دوستوں کے لئے آج اپنے اس شفیق اور مہتم بالشان باپ کے کچھ حالات تحریر کروں۔ مگر وہ قوتِ تحریر کہاں سے لاؤں۔ کہ اس عظیم الشان انسان کی سیرت کا پورا نقشہ کھینچ سکوں۔ آپ کا وصال ایک مبارک وصال تھا۔ جس طرح آپ کو زندگی میں اپنے حبیب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا۔ اور آپ کی رفاقت سب سے زیادہ مرغوب۔ اسی طرح وفات کے بعد بھی جری اللہ فی حلل الانبیاء کے پہلو میں جگہ پائی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ الارواح جنود مجندۃ۔ کہ روحیں ایک دوسری سے وابستہ اور پیوستہ ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ کی روح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح سے خاص پیوستگی حاصل تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔ میری عمر چھوٹی تھی۔ مگر اس عظیم الشان انسان کی پاکیزہ اور بارعب شباہت جو اس کے غیر معمولی کیرکٹر کی آئینہ دار تھی۔ اب تک میرے سامنے ہے۔ اور میری پیاری یادداشتوں کا ایک قیمتی سرمایہ۔ اس کی پاک مجلس کا نقشہ۔ اس کا مطب اس کا درس قرآن اس کی فرش پر بیٹھک ان سب پاک مجلسوں کے نقوش میرے ذہن میں موجود ہیں۔ آپ کی پاکیزہ سیرت کے جو واقعات سلسلہ کے اخبار ورسائل اور زبانی روایات سے مجھے معلوم ہوئے۔ ان کا ایک اجمالی نقشہ پیش کرتا ہوں۔

آپ کی زندگی اور موت سب خدا کے لئے تھی۔ اور اس آیت کی صحیح مصداق کہ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ اس منبع فیوض وعلوم سے نہ صرف جماعت احمدیہ مستفیض ہوتی تھی۔ بلکہ وہ ہندو سکھ اور عیسائی غرض ہر انسان کے لئے چشمۂ رحمت تھا۔ اس کے اٹھنے سے فرقۂ اناث ایک سچے ہمدرد سے بچے ایک شفیق باپ سے۔ بیمار ایک حاذق طبیب سے۔ مصیبت زدہ اور دردمند ایک خیرخواہ سے اور دنیا ایک مزکی سے محروم ہوگئی۔ مادرِ گیتی ایسے وجود روز روز پیدا نہیں کرتی۔ اس کا رحم اس کا کرم اس کا عدل اس کا انصاف اس کا تجربہ اس کی سادگی اس کے اعمال اس کے اقوال اور اس کا تبحرِ علمی بے نظیر تھا۔

عشقِ قرآن

آپ ساری عمر تحریر وتقریر کے ذریعہ قرآنی معارف کی اشاعت اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ آپ ابھی ماں کی گود میں ہی تھے۔ کہ قرآن کریم پڑھ لیا تھا۔ بچپن سے قرآن کریم کی جو محبت دل میں پڑی وہ آخر دم تک ساتھ رہی۔ ایک دفعہ کتبخانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے جھانکا تو فرمانے لگے۔ بیوی تم سمجھتی ہوگی نورالدین تمہاری طرف توجہ کرے گا قرآن کریم ہاتھ میں تھا۔ اس کی آیات پر انگلی پھیرتے ہوئے فرمایا دیکھو یہ ہمارے محبوب کے دلربا خدوخال اور زلفیں ہیں۔ یہی کتاب ہمیں پیاری ہے۔ یہ میرے دل کی تسکین اور میرے روح کی غذا ہے پھر فرمایا اس وقت میں کتب خانہ میں بیٹھا ہوں۔ کبھی امام غزالی سے باتیں کرتا ہوں کبھی محی الدین ابن عربی سے۔ کبھی امام ابوحنیفہ کی مجلس ہوتی ہے۔ کبھی امام شافعی کی۔

یہ سچ ہے کہ حضرت نورالدینؓ کو ہر آن عشقِ قرآن کا جام سرشار کئے رکھتا تھا۔ درس قرآن سے آپ کبھی نہ تھکتے تھے۔ زندگی کے آخری سالوں میں درس قرآن کریم کے لئے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ تو واپسی پر اس قدر نقاہت ہو جاتی کہ بعض اوقات چارپائی پر اٹھا کر لائے جاتے۔ جب آپ اس قدر کمزور تھے کہ خود پہلو بھی نہ بدل سکتے تھے۔ اس وقت بھی قرآن کریم پڑھتے اور سنتے۔

تعلق باللہ

دعاؤں پر آپ کو بہت بڑا ایمان تھا۔ جو لوگ آپ کی صحبت میں بیٹھا کرتے تھے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپکی کس قدر دعائیں سنتا تھا۔ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے بتایا۔ کہ ایک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے فرمایا یہ قبولیت کا وقت ہے۔ اس وقت جو دعا کی جائے بارگاہ ایزدی میں قبول کی جائے گی۔ اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی موجود تھے۔ مگر پھر اتفاقاً ادھر ادھر ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اس پر بہت گھبرائے۔ آدمی بھیجکر انہیں بلایا پھر حضور نے مجمع سمیت بہت لمبی دعا فرمائی غالباً کعبہ میں ایک قبولیت کے موقعہ پر آپ نے یہ دعا فرمائی۔ اے مولا کریم میں جو بھی دعا کروں۔ وہ قبول فرمائی جائے۔ مولانا سید سرور شاہ صاحب ایک دفعہ ایک مناظرہ پر جارہے تھے۔ حضور نے ان کو یہ نصیحت کی۔ دعائیں بہت کرو۔ اللہ تعالےٰ کے حضور گرجاؤ۔ تکبر نہ کرنا۔ ایک موقعہ پر فرمایا اللہ تعالےٰ میری دعائیں سنتا ہے۔ اور مختلف موقعوں پر آپ کو اپنی دعاؤں کے نہایت غیر معمولی ثمرات ملے۔

آپ فرمایا کرتے تھے بعض دوست مجھے کہتے ہیں۔ کہ آپ کچھ پس انداز نہیں کرتے۔ آپ کی بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ آپ کے بعد وہ کیا کریں گے میں انہیں کہتا ہوں نورالدین کا خدا زندہ ہے۔ وہ کبھی مر نہیں سکتا۔ اس میں سب طاقت ہے۔ جب میں اس کے دین کی خدمت کرتا ہوں۔ تو کیا وہ میری اولاد کا کفیل نہ ہوگا یہ وہ حقیقت ہے جو ہر کوئی نہیں بیان کر سکتا۔ کوئی خاوند بیوی سے آپ جیسی محبت کرنے والا اور کوئی باپ اپنے بچوں سے آپ جیسی شفقت کرنے والا نہ تھا۔ مگر آپ کا دل خدا کے ساتھ تھا۔ عزت اور بے عزتی۔ غربت اور امارت۔ دوستوں کی جدائی یا اولاد کی موت کوئی چیز تعلق باللہ میں خلل انداز نہیں ہو سکتی تھی۔

سخاوت

آپ بے انتہا سخی تھے۔ اگر میں آپ کی سخاوت کے واقعات کا ذکر کرنے لگوں۔ تو ایک کتاب تیار ہو جائے۔ ایک عید کے موقعہ پر کوئی شخص آپ سے آپ کی پگڑی بھی مانگ کر لے گیا۔ تو آپ نے میرے بھائی مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کی پگڑی باندھی۔ اور فرمایا یہ ہم سے کوئی نہ مانگے یہ ہمارے بچے کی ہے۔ کئی بار ایسا ہوا۔ کہ کسی نے آپ سے جوتی مانگی۔ تو آپ نے پاؤں سے جوتی اتار کر دے دی۔ اور ننگے پاؤں گھر آئے۔ خداتعالےٰ کا بھی آپ کے ساتھ ایسا ہی سلوک تھا۔ جب بھی کوئی ضرورت پیش آتی۔ آپ وعوے سے کہتے کہ دیکھو خداتعالےٰ اسے ضرور پورا کریگا پھر اللہ تعالےٰ غیب سے اس کے لئے سامان کر دیتا۔ اگر آپ اس کی مثالیں دیکھنا چاہیں تو حیات نورالدین کا مطالعہ فرمائیں آپ کو اس قسم کی بیسیوں مثالیں مل جائیں گی۔

358

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محنت کی عادت

آپ بے حد محنتی تھے۔ اور معرفت کیا ہی آپ رضؓ کی راحت تھی۔ صحت اور قوئے نہایت اعلےٰ تھے۔ زندگی کے آخری ایام تک قرآن کریم پڑھاتے اور مریضوں کو دیکھتے رہے۔ سب کام نہایت سکون سے آخر وقت تک سرانجام دیتے رہے آپ رضؓ بے کاری کو سخت ناپسند فرماتے ساری عمر لوگوں کو بے کاری۔ اور کاہلی سے منع کرتے رہے۔ مرض الموت میں بھی جبکہ آپ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ آپ بیکار نہ رہتے۔ بعض دفعہ کام کرنے کا اس قدر جوش آپ کے دل میں اٹھتا۔ کہ محبت کے رنگ میں فرماتے۔ ڈاکٹر روکتے ہیں۔ اور مجھے بولنے نہیں دیتے۔ ڈاکٹر نے ایک دفعہ بیماری میں کہا۔ آپ بہت کام کرتے ہیں۔ فرمایا۔ خوب کام کرتا ہوں۔ اور کر سکتا ہوں۔ دن میں سات سات لیکچر دیتا رہا ہوں۔ اس وقت بھی دماغ کام کر رہا ہے۔ اور مضامین سوچتا رہتا ہے۔

مرض الموت میں طبیبوں نے روکا کہ طبیعت پر اس قدر بوجھ ڈالنا ٹھیک نہیں۔ فرمایا۔ قرآن تو نورالدین کی غذا ہے۔ ایک دن فرمایا۔ دل میں بہت جوش ہے۔ مگر ڈاکٹر بولنے سے منع کرتے ہیں۔ دُنیا کی کوئی خواہش اور کوئی محبت آپ کے دل میں نہ تھی۔ بستر علالت پر تھے۔ بچے چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور بچے آپ کو پیارے بھی بہت تھے۔ مگر کبھی خیال تک نہ آیا۔ کہ ان کا کیا ہو گا۔ بس ایک ہی لگن تھی۔ کہ قرآن کی تعلیم پھیلے۔ اور ہر مسلمان قرآن کا عاشق ہو۔

ایک روز زندگی کے آخری ایام میں فرمایا۔ میں ہر طرح خدا تعالےٰ کی رضا پر راضی ہوں۔ نفس کی کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ خدا راضی ہو جائے۔ تو سب کچھ پا لیا۔ میں کبھی نہیں گھبراتا۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں معلوم ہوتی۔

وصیت نورالدین اور نصائح

۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو ایک بجے آپ کو ضعف محسوس ہونے لگا۔ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو حکم دیا۔ کہ قلم دوات لاؤ۔ لیٹے لیٹے آپ نے وصیت لکھی۔ پھر حکم دیا۔ کہ اسے تین بار بلند آواز سے مجلس میں سُنا دیا جائے۔ جب وصیت پڑھی جاتی تھی۔ تو حاضرین پر عجیب رقت کا عالم طاری تھا۔

جب تبدیل آب وہوا کی غرض سے حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی کوٹھی میں لے جایا گیا۔ تو راستہ میں بورڈنگ ہاؤس کے قریب طلباء نے آپ کا استقبال کیا۔ اور بلند آواز سے "السلام علیکم یا امیر المؤمنین" کہا۔ اس پر آپ نے وہاں ڈولی ٹھیرائی۔ اور لڑکوں کے لئے باچشم نم دُعا فرمائی۔ "خدایا ان بچوں کو نیک اور متقی بنا۔ دُنیا میں کامیاب کر۔ اور بدکاریوں سے بچا"

کوٹھی دارالسلام میں پہونچکر فرمایا۔ مجھے اللہ تعالےٰ بہت ہی پیارا ہے۔ اس نے دو کام بتائے ہیں۔ تواضع اور خاکساری اس کی بچوں کو تاکید کر دو۔ ان کو وعظ کرو۔ کہ بدکاریوں سے بچیں۔ یہ کام ابھی کرنا ہے۔ ہر ایک لڑکا خیرات دے ہر ایک لڑکا استغفار کرے۔ کہ طاعون بھی آنا ہے۔ پھر فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے اتنا رحم کیا ہے۔ کہ ساری دُنیا سے مجھے بے پرواہ کر دیا ہے۔ سارا جہاں ایک طرف ہو جائے۔ مجھے کیا پرواہ ہے یہ اس کا فضل ہے۔ میں تمہارے لئے بہت دُعائیں کرتا ہوں۔ مجھے میرا مولیٰ بہت رازوں سے اطلاع دیتا ہے تقویٰ کرو۔ دعائیں مانگو۔ نمازیں پڑھو۔

جماعت احمدیہ میں خلافت

میرے نزدیک آپ کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافت کو قائم کیا۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش مبارک کے ساتھ جب آپ لاہور سے قادیان آ رہے تھے۔ تو قادیان کے قریب پہونچکر آپ یکہ سے اتر آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش مبارک کے پاس جا کر کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سلسلۂ خلافت ضروری ہے میں حضور علیہ السلام کو ہرگز دفن نہ کرنے دُوں گا۔ جب تک خلافت کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ یہ شریعت کا مسئلہ ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے ساری جماعت کے دل آپ کی طرف پھیر دیئے۔ اور ہر طرف سے اصرار ہوا۔ کہ آپ بیعت لیں۔ مگر آپ نے کئی بار انکار کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے جو تقریر فرمائی۔ وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لڑکی حفیظہ کو خلیفہ بنا لو۔ میر ناصر نواب۔ نواب محمد علی خاں۔ یا محمودؔ کسی کو خلیفہ بنا لو۔ مگر خلافت کا قیام سلسلہ کے لئے ضروری ہے"

جب ہر طرف سے اصرار ہوا۔ تو آپ رضؓ نے فرمایا۔ میں بیعت لیتا ہوں۔ مگر تم سب کو میری فرمانبرداری کرنی ہوگی۔

جولائی ۱۹۱۲ء میں بعض لوگوں نے جب خلیفہ کے اختیارات کے متعلق کچھ جھگڑا اٹھایا۔ تو حضورؓ نے احمدیہ بلڈنگس میں ایک تقریر کی۔ جس میں فرمایا:-

"تم کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک کیا ہے۔ پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو۔ اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو۔ میں نے تمہیں بارہا کہا ہے۔ اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ انسان کا کام نہیں۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالےٰ نے۔ فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو۔ تو میں اسے کہوں گا۔ کہ آدمؑ کی خلافت کے سامنے سر بسجود ہو جاؤ۔ تو بہتر ہے۔ اگر وہ ابیٰ اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے۔ تو پھر یاد رکھے۔ کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ نہ کسی انجمن نے بنایا۔ اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ نہ اب کسی میں طاقت ہے۔ کہ خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔

محمودؔ میرا کیسا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار۔ کہ تم میں سے ایک بھی نہیں۔

سنو۔ میرے دل میں کبھی خواہش نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا۔ میں جب مرزا صاحب کا مرید نہ تھا۔ تب بھی میرا یہی لباس تھا۔ میں امراء کے پاس بھی گیا۔ اور معزز حیثیت سے گیا۔ مگر تب بھی یہی لباس تھا۔ مرید ہو کر بھی اسی حالت میں رہا۔ مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ خدا نے کیا ہے میرے وہم وخیال میں بھی یہ بات نہ تھی مگر اللہ تعالےٰ کی مشیت نے چاہا۔ اور اپنے مصالح سے چاہا۔ اور مجھے تمہارا خلیفہ بنا دیا۔ میں کسی کا خوشامدی نہیں۔ مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں۔ نہ تمہاری نذر اور پرورش کا محتاج ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گزرے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے مخفی در مخفی خزانہ دیا ہے۔ میرے بیوی۔ بچے تم میں سے کسی کے محتاج نہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ اُن کا کفیل ہے۔ تم کسی کی کفالت کیا کرو گے۔ واللہ غني و انتم الفقراء۔

جو سُنتا ہے۔ وہ سُن لے۔ اور خوب سُن لے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد سلسلۂ خلافت ضروری ہے۔ دیکھو میری دعائیں عرش پر بھی سُنی جاتی ہیں۔ میرے مولیٰ میرے کام دُعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے میرے ساتھ لڑائی کرنا اللہ تعالےٰ سے لڑائی کرنا ہے۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو۔ اور توبہ کر لو"

غرض آپ رضؓ نے خلافت کو جماعت احمدیہ میں مستحکم کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلم

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ بہت ہی حلیم مزاج تھے۔ خواہ کتنا ہی کام ہو آپ کی طبیعت میں کبھی گھبراہٹ نہ پیدا ہوتی۔ ایک دفعہ بہت سے مرید اور مریض جمع تھے۔ آپ کام میں منہمک تھے۔ اور خطوط لکھ رہے تھے۔ آپ کا ایک چھوٹا بچہ آیا۔ اور دوات الٹ دی۔ کاغذات خراب ہو گئے۔ آپ نے صرف یہ کہا "میرے بچے دیکھو تم نے یہ کیا کر دیا"۔ آپ اس دریا کی طرح تھے۔ جو اپنا راستہ طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اور کوئی چیز اسے منزل مقصود پر پہونچنے سے روک نہیں سکتی ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق

آپ کی طبیعت بالکل نڈر واقع ہوئی تھی۔ صداقت کے اظہار میں آپ کبھی نہ جھجکتے۔ صدہا امیروں۔ نوابوں راجوں اور مہاراجوں کے ساتھ نہائت جرات اور دلیری سے گفتگو فرماتے رہے۔ مگر یہی نور الدین رضؓ جس پر دنیا کے کسی بڑے سے بڑے حاکم کا ذرہ بھر بھی رعب نہ تھا۔ اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے نہائت مسکین انسان تھا۔ حضور علیہ السلام کی مجلس میں آپ کبھی آگے بڑھ کر نہ بیٹھتے نہ آنکھ اٹھا کر دیکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ سے مشورہ طلب فرماتے۔ تو آپ کبھی اپنی رائے پر زور نہ دیتے۔ جو کچھ آپ کا آقا کہتا۔ اسی کے متعلق کہتے یہی درست ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آپ سے اپنے سب مریدوں سے زیادہ اور غیر معمولی محبت کرتے اور آپ کے لئے جناب باری میں بہت دعائیں فرماتے۔ آپ کی تعریف میں حضور نے اپنی کتابوں میں بیسیوں صفحے لکھے ہیں۔ ایک موقعہ پر فرماتے ہیں۔ یہ میری پیروی اس طرح کرتا ہے جس طرح نبض دل کی پیروی کرتی ہے ہمارے مشن کو سب سے زیادہ اس شخص کے مال سے فائدہ پہونچا۔ اس کی بعض صفات پر مجھے رشک آتا ہے ؛

کتابوں کا شوق

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا لوگ کہتے ہیں۔ کہ سب کچھ نور الدین نے بنایا۔ مگر ہم کہتے ہیں ہمیں تو جو کچھ ملا مرزا سے ملا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو کتابوں سے بے حد محبت تھی۔ مطالعہ کے بعد درسی کتب غریب طالب علموں کو دے دیا کرتے تھے۔ ہندوستان کے بہت سے مدرسوں کو آپ نے سینکڑوں کتب بھیجیں۔ اعلےٰ نادر کتب جمع کرنے کا آپ کو بہت شوق تھا۔ بہت سی کتب آپ نے دنیا کی مختلف لائبریریوں سے نقل کرائیں۔ مصر کے کتب خانوں سے بعض کتابیں نقل کرنے کے لئے آپ نے مولوی غلام نبی صاحب کو روانہ کیا۔ اس وقت ہندوستان میں عربی اور فارسی کتب کے تین بڑے کتب خانے ہیں۔ بھوپال۔ رام پور اور بانکی پور۔ مگر آپ کا کتب خانہ کسی کتب خانے سے کم نہیں۔ اندازہ ہے کہ حضور نے ایک لاکھ سے زائد روپیہ کتب پر خرچ کیا۔ آپ جو کتاب منگواتے اسے غور سے پڑھتے۔ مفید باتوں پر ف کا نشان اور غلط باتوں پر غ کا نشان بنا دیتے بعض دفعہ حاشیہ پر نوٹ بھی کرتے جاتے وفات سے چند دن پہلے دید کی ۲۰ کتب کے متعلق فرمایا۔ ان کو ہم نے ابھی ختم کیا ہے۔ ان کتب کا حجم تین ہزار صفحات پر مشتمل تھا ؛

خوش اخلاقی

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ہر شخص سے ایسے اخلاق سے پیش آتے۔ اور اس سے ایسا کلام فرماتے کہ مخاطب سمجھتا کہ حضور مجھ سے بڑی محبت کرتے ہیں ؛

ترک وطن

اول اول حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے چند دن کے لئے قادیان تشریف لائے۔ سکونتی مکان اور مطب کی عمارت بھیرہ میں زیر تعمیر تھی۔ جب جانے کی اجازت چاہی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ مولوی صاحب ابھی ٹھہر جائیں چند دن بعد پھر اجازت مانگی تو پھر وہی جواب ملا۔ تیسری دفعہ اجازت مانگی تو حضور علیہ السلام نے وحیٔ الہٰی کی بنا پر فرمایا مولوی صاحب اب بھیرہ کا خیال چھوڑ دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس کے بعد ہمیں کبھی بھیرہ کا خیال نہیں آیا۔ مسٹر سی۔ ایل۔ آنند پرنسپل لا کالج نے مجھے بتایا۔ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول نے مجھے لکھا۔ اب ہم تو بھیرہ نہیں آئیں گے۔ ملاقات کے لئے تمہیں قادیان آنا ہوگا ؛

نمایاں اوصاف

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مطالعہ سے حضور کے مندرجہ ذیل اوصاف بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔

(۱) توکل۔ تدین اور خدا پر بھروسہ
(۲) ذہانت
(۳) کشادہ دلی
(۴) حاضر جوابی۔ حسن جواب اور حسن تبلیغ
(۵) سخاوت
(۶) وسعت قلبی

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ؛

اللہ تعالےٰ ہمارے اس آقائے مغفور کو غریق رحمت کرے۔ ان سے محبت کرنے والے اور ان کی اولاد پھلے پھولے اور خادم دین ہو ؛

سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ

پیارے مشفق باپ تیری محبتوں عنایتوں۔ دعاؤں۔ احسانوں اور مہربانیوں کا شکریہ نہ ہم تیری زندگی میں ادا کر سکے۔ نہ اب کر سکتے ہیں۔ ہاں اپنے مولےٰ سے کہ حضور جس کا تو سچا عاشق تھا۔ اور جس کی جناب میں تو دن رات دعائیں کیا کرتا تھا۔ عاجزانہ التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ جنت الفردوس میں تجھے بلند سے بلند تر مقامات عطا فرمائے اور تیری سب دعائیں جو تو نے آخری دم تک کیں قبول فرمائے۔ تیرے بچے تیری طرح دنیا کے لئے نور و ہدائت ہوں۔ اور بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے باپ کی طرح سیدھے راستے پر لانے والے بنیں۔

یہ تیری ہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج خدا تعالےٰ نے ہمیں سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ جیسا آقا بخشا آج تو ہم میں نہیں۔ مگر تیرا لاڈلا۔ تیری دعاؤں اور امیدوں کا مرکز سیدنا محمود ہم میں موجود ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے تیری ساری دعائیں اس کے حق میں قبول فرمائی ہیں۔ ایک دفعہ تجھے بہت تکلیف پہونچی۔ تو تو نے دعا کی تھی۔ کہ الہٰی اسلام پر بڑا ابر چل رہا ہے۔ مسلمان اول تو سست ہیں۔ پھر دین سے بے خبر۔ اسلام قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے خبر ہیں۔ تو ان میں ایسا آدمی پیدا کر جس میں قوت جاذبہ ہو۔ ہمت بلند رکھتا ہو۔ قوت استقلال رکھتا ہو۔ دعاؤں کا مانگنے والا ہو۔ قرآن و صحیح حدیث سے باخبر ہو۔ پھر اس کو ایک جماعت بخش۔ اور پھر وہ جماعت ایسی ہو۔ جو نفاق سے پاک ہو۔ تباغض ان میں نہ ہو۔ اس جماعت کے لوگوں میں جذب ہمت اور استقلال ہو۔ قرآن حدیث سے واقف ہوں اور ان پر عامل ہوں۔ دعاؤں کے مانگنے والے ہوں۔ ابتلاء تو ضرور آئیں گے۔ ابتلاؤں میں ان کو ثابت قدمی عنائت فرما۔ سو تیری روح خوش ہو کر تیری دعائیں خدا تعالےٰ نے قبول فرمائیں۔

عبد الوہاب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

قابل توجہ سکرٹری صاحبان وصایا

موصیوں کے حالات کے متعلق سالانہ رپورٹیں تیار کر کے جلد بھیج دیں سال ختم ہونے والا ہے۔ آخر اپریل ۱۹۳۷ء تک ہر جگہ سے رپورٹیں دفتر ہذا میں پہونچ جانی چاہئیں ؛ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

359

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے "امیر المومنین" بننے کے خواب

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کی زندگی کے آئینہ میں ایک عجیب و غریب پیکر کی بوقلمونی کسی دیدہ ور سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے وصال کے بعد مولوی صاحب نے جس قدر رنگ بدلے۔ وہ تاریخ احمدیت کے صفحات میں نمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے دنیا میں آزادی کا دور شروع ہوا۔ اور قدرت کا غیر مرئی ہاتھ تمام ممالک کی رعایا کو جابر خود مختار حکمرانوں کے پنجہ ظلم سے نجات دلوا کر جمہوریت کی طرف لانے لگا۔ تو مولوی محمد علی صاحب کی آنکھیں بھی اس نظارہ سے چندھیا گئیں۔ اور آپ نے حضرت خلیفہ اول کے انتقال پر خلافت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ اس خودسری اور بے جا آزادی کا پہلا اثر مولوی محمد علی صاحب پر یہ ہوا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا انگریزی ترجمۃ القرآن معہ بہت سی قیمتی کتب اور ٹائپ رائٹر لے اُڑے۔ اور اس پر اپنا قبضہ جما کر تجارت کا بازار گرم کر دیا اور ادھر "امیر قوم" بن بیٹھے۔ اس کے بعد آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے خلافت کے مٹانے کے لئے جو جو جتن کئے ان کی داستان نہایت طویل ہے۔ مگر اب یورپ میں فسطائیت کا زور دیکھ کر آپ کے دل میں خلیفۃ المسیح اور امیر المومنین بننے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ اور اس کے لئے پٹڑی جمانے کی فکر میں منہمک ہیں معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے احمدیہ بلڈنگ میں کھچڑی پکنے لگ گئی ہے

چنانچہ اخبار پیغام صلح ۱۱ر جنوری ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۲ کالم اول میں سید اختر حسین صاحب گیلانی مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کے مضمون کا جواب دیتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب کو امیر المومنین کے خطاب سے یوں مشرف فرماتے ہیں:۔

"سیدنا حضرت امیر المومنین مولانا محمد علی صاحب ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے"

کیا خوب مدعی سُست گواہ چُست کی مثال صادق آتی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے کب "امیر المومنین" ہونے کا دعوے کیا۔ کہ انہیں اس خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ یا پھر غیر مبایعین کی "قوم" نے کب یہ خطاب تجویز کیا۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ اور "امیر المومنین" ایک ایسا شخص بھی کہلا سکتا ہے۔ جو آپ کی صاف اور واضح تحریروں کے خلاف کھلم کھلا عقائد رکھتا ہو۔ اور اس کی عملی حالت یہ ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اہم احکام تک کی اسے خبر نہ ہو۔ گذشتہ باتوں کو جانے دیجئے۔ ایک تازہ مثال پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ بھی ایسی جو مولوی محمد علی صاحب کا اپنا ہی بیان ہے۔ مولوی صاحب نے حال ہی میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کہا:۔

" جماعت نے "الوصیۃ" کے عملی حصہ کو اختیار کرنے میں کمزوری دکھلائی۔ اور اس کی وجہ سے خود کمزور ہو گئی۔ اس بارے میں سب سے زیادہ قصور دار وہ شخص ہے۔ جو اس وقت تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ گناہ کے اس احساس کے ساتھ جو کہ بدترین گنہگار کو ہو سکتا ہے میں اس قصور اور کوتاہی کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ سب سے زیادہ کمزوری میں نے دکھائی ہے۔ وہ حق جو الوصیۃ کا تھا۔ ادا نہ ہو سکا۔ خدا جانے یہ غفلت کب تک رہتی۔ لیکن خدا کا فضل ہے۔ کہ ایک خاص واقعہ نے مجھے خبردار کر دیا۔ میرے ایک دوست نے جو میرا دست راست ہے میری اس طرف توجہ پھیر دی"

پیغام صلح مورخہ ۴ر جنوری ۱۹۳۷ء

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

کیا ایسا شخص اس قابل ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح اور امیر المومنین بننے کے خواب دیکھتا پھرے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے آگاہ رہنے کے لئے دوسروں کے بتانے کا محتاج ہو۔

ہائے مولوی محمد علی صاحب کس حسرت کے ساتھ میرے آقائے نامدار سیدنا محمود (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی زندگی کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ ایسی زندگی سے تو موت بہتر ہے۔ اس سے پہلے ایسی خباثت اکابر غیر مبایعین بھی کر چکے ہیں۔ میرے دل میں اس وقت سے ٹیس لگ رہی ہے۔ اور اس خرافات سے میرے دل کا زخم تازہ ہو گیا ہے۔

خاکسار:۔ امیر عالم۔ بی۔ اے

ڈاکٹر محمد زبیر صاحب احمدی کا بھوالی سینیٹوریم میں تقرر

اطلاع ملی ہے۔ کہ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب بھوالی سینیٹوریم میں مستقل طور پر مقرر ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر آر کے ککڑ صاحب جو بھوالی سینیٹوریم میں سپرنٹنڈنٹ تھے اکتوبر ۱۹۳۶ء میں مستعفی ہو گئے۔ اور اس سلسلہ میں سینیٹوریم کی مجلس منتظمہ نے ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کو پہلے قائم مقام میڈیکل افسر مقرر کیا۔ اور اس کے بعد ۱۶ر جنوری سے مستقل تقرر اس سینیٹوریم میں عمل میں آیا۔ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنؤ یونیورسٹی کے طبی گریجوایٹ ہیں جنہیں امراض سل و دق کے متعلق کافی تجربہ ہے کیونکہ آپ ایک عرصہ تک اس مرض میں مبتلا رہ کر اسی سینیٹوریم میں رہ چکے ہیں۔ اور اسی سینیٹوریم سے شفایاب بھی ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کو ایسے مریضوں کے ساتھ خاص طور پر ہمدردی ہے۔ (الف۔ ن۔ ص)

ورزشی کھیلوں کے شائق احمدی نوجوان توجہ فرمائیں

کوئی دو ماہ کا عرصہ ہوا۔ میں نے ایک اعلان الفضل میں بعنوان "ورزشی کھیلوں کے شائقین احمدی نوجوانوں سے درخواست" شائع کرایا تھا۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ احباب نے اس کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی۔ میں اب دوبارہ اس اعلان کے ذریعہ ان احباب سے جو کھیلوں کے شائق ہیں درخواست کرتا ہوں۔ کہ قادیان میں مدت سے ایک کلب قائم ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدیہ سپورٹس کلب تجویز فرمایا ہے۔

یہ کلب پنجاب ہاکی ایسوسی ایشن کے ساتھ ملحق ہے۔ قادیان اپنے ضلع میں خصوصاً اور صوبہ میں عموماً نمایاں کھیل کی وجہ سے بیرونی ٹیموں کے لئے جاذب توجہ رہا ہے۔ وقتاً فوقتاً باہر سے ٹیمیں میچ کھیلنے کیلئے قادیان آتی رہتی ہیں۔ جہاں تک ہمارا تجربہ ہے جو ٹیمیں قادیان آئیں وہ سلسلہ کے نظام اور دیگر باتوں کو دیکھ کر بے حد خوشگوار اثر لیکر گئیں۔ ان تبلیغی اور سوشل فوائد اور قادیان کی دیرینہ روایات کو برقرار رکھنے کیلئے کلب ہٰذا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام ان احمدی پلیئرز کو منظم کیا جائے جو قادیان سے باہر رہائش رکھتے ہیں۔ تا حسب ضرورت بیرونی ٹیموں کے مقابلہ میں ان کو بلایا جا سکے۔ یہ امر ہر کھلاڑی سمجھ سکتا ہے کہ جب تک بیرونی ٹیموں کو اعلیٰ کھیل نہ ملیگی اسوقت ان کو قادیان آنے کی خواہش پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک احمدی پلیئر سیکرٹری کلب ہٰذا کے ساتھ خط و کتابت کر کے احمدیہ سپورٹس کلب کے ساتھ اپنے آپکو وابستہ کرے۔ میں تمام پلیئرز سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس دفعہ ضرور مجھے اپنے ایڈریس سے اطلاع دینگے۔ اور اپنے آپ کو کلب ہٰذا کے ساتھ وابستہ کرینگے۔ وہ پلیئرز جو ذاتی طور پر مجھے جانتے ہوں ان سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی مجھے اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں

(مرزا احمد حسین احمدی سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرون ہند کی ایک احمدی خاتون نے دو سال چکی پیس کر تحریک جدید کا وعدہ پورا کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عین وقت پر مشیت ایزدی کے ماتحت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ سے تحریک جدید کے نام سے جانی۔ مالی۔ وقتی وغیرہ قربانیوں کا مطالبہ فرمایا اس پر جماعت کے مخلصین نے متواتر تین سال جس ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ وہ نہ صرف اُن کے ان مخلصانہ خطوط سے ظاہر ہے جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پہنچتے رہتے ہیں بلکہ گزشتہ دو سال میں وعدوں کی نسبت سے نوے فی صدی سے زیادہ جو وصول ہو چکا ہے وہ اخلاص کا روشن ترین عملی ثبوت ہے۔ حالانکہ تحریک جدید میں شمولیت کے لئے کسی قسم کا جبر اور اصرار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ہر مخلص کی اپنی مرضی اور خوشی پر منحصر ہے۔ پس مخلصین جماعت نے حضور کی آواز پر اخلاص سے لبیک کہا۔

اس میں جہاں مردوں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیا۔ اور قربانی کی غیر معمولی مثالیں پیش کیں۔ وہاں نہ صرف ہندوستان کی مستورات نے ہی بلکہ بیرون ہند کی احمدی بہنوں نے بھی نہایت مخلصانہ رنگ میں مالی قربانیاں پیش کی ہیں۔ حالانکہ عام طور پر عورتوں کو خرچ نقد نہیں دیا جاتا۔ بلکہ اشیاء خرید کر دی جاتی ہیں۔ اور ان کے لئے آمدنی کے ذریعے نہیں ہوتے۔ عورتوں میں یہ بھی جذبہ پایا جاتا ہے۔ کہ وہ جو عہد کرتی ہیں اسے اپنی جان کو سخت سے سخت مشقت میں ڈال کر پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور اس قسم کی مثالیں تحریک جدید کے وعدوں کے سلسلہ میں کئی ایک پیش کی جا سکتی ہیں۔

حال میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بیرون ہند کی ایک احمدی بہن نے جو وعدہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا۔ جب اس کے پورا کرنے کا کوئی سامان نہ ہوا۔ تو اس نے متواتر دو سال تک چکی پیس کر رقم جمع کی۔ چنانچہ خاتون موصوفہ لکھتی ہیں عاجزہ نے تحریک جدید کے پہلے سال میں پانچ روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ مگر افسوس کہ میرا وعدہ وقت کے اندر پورا نہ ہو سکا۔ کیونکہ میرا خاوند بے کار ہے۔ اور آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے آخر جب میں نے دیکھا۔ کہ میں اپنے وعدہ کو جو میں نے اپنے پیارے امام کے ہاتھ پر کیا ہے۔ پورا نہیں کر سکتی۔ تو میں نے پڑوس میں رہنے والوں کا آٹا پیسنا شروع کر دیا اور اس طرح متواتر دو سال میں ان کا آٹا پیستی رہی جس کے عوض میں مجھے دس روپیہ ملے۔ جو حضور کی خدمت میں بذریعہ منی آرڈر بھیج رہی ہوں۔ تحریک جدید کے پہلے سال کے پانچ روپیہ اور دوسرے سال کے پانچ روپیہ قبول فرما کر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کے لئے دینی و دنیاوی ترقی کے سامان کرے۔ نیز حضور سے درخواست ہے۔ کہ منی آرڈر کے ملنے پر حضور اپنی دستخطی تحریر ارسال فرمائیں۔ تا میں حضور کی تحریر اپنے پاس رکھ سکوں۔

بیرونِ ہند کی اس بہن کے ایثار اور قربانی کو دیکھکر جہاں اس کے لئے مرحبا کی صدا منہ سے نکلتی ہے۔ وہاں تیسرے سال کے وعدے کرنے والے مردوں اور عورتوں سے بھی گزارش ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے جلد پورے کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تقررِ امیر جماعت احمدیہ چارسدہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قاضی محمد شفیق صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل کو ۳۰ اپریل ۳۸ء کیلئے جماعت احمدیہ چارسدہ کا امیر مقرر فرمایا ہے اس کے بعد نیا انتخاب ہوگا۔ (ناظر اعلیٰ)

"خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا اور پورا کیا" (مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "سراج منیر" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس وقت ہم بطور نمونہ بعض اور پیشگوئیوں کو درج کرتے ہیں تا ان نظائر کو دیکھ کر آریہ صاحبوں کی آنکھیں کھلیں" صد ۳۳

ان آریہ صاحبان کی آنکھیں کھولنے والی پیشگوئیوں میں سے سترھویں پیشگوئی کا ذکر فرماتے ہوئے حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ پیشگوئی وہ ہے۔ جو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۹ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ یتم نعمتہٗ علیک لیکون اٰیۃً للمومنین۔ یعنی اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرے گا۔ تا وہ مومنین کے لئے نشان ہوں۔ یعنی دنیا کی زندگی میں جو کچھ تجھے نعمتیں دی جائیں گی۔ وہ سب بطور نشان ہوں گی۔ یعنی قول بھی نشان ہوگا جیسا کہ لوگوں نے جلسہ مذاہب لاہور اور عربی کتابوں میں دیکھ لیا۔ اور فعل بھی نشان ہوگا جیسا کہ خدا کے فعل بطور نشان میرے واسطے سے ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور اولاد بھی نشان ہوگی' خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا۔ اور پورا کیا" صد ۶۴

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وعدہ الٰہی یتم نعمتہٗ علیک لیکون اٰیۃً للمومنین کے ماتحت اپنی اولاد کو اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت قرار دے کر اسے بطور نشان پیش کیا ہے تاکہ آریہ صاحبوں کی آنکھیں کھلیں"۔ اب وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کی قدر نہیں کرتے اور اس نشان کو دیکھ کر جو دشمن کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا۔ اپنی آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اپنے انجام کو آپ سوچ لیں۔

پھر حضور علیہ السلام نے وضاحت سے فرما دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا آپ سے یہ وعدہ تھا۔ کہ وہ آپ کو "نیک اور بابرکت اولاد دیگا" اور یہ کہ خدا نے اپنے اس وعدہ کو "پورا کیا"

میں ان غیر مبایعین سے جو ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے کے مدعی ہیں۔ دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا کا یہ وعدہ تھا۔ کہ وہ آپ کو "نیک اور بابرکت اولاد" دیگا۔ اور پھر کیا یہ سچ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا بھی کیا۔ اگر یہ سب کچھ درست ہے۔ تو پھر وہ اپنے سینوں کو ٹٹولیں اور اپنے دلوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں۔ کہ کیا فی الحقیقت وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس موعود اولاد کو خدا کے صادق و مصدوق مرسل و مامور کی طرح "نیک اور بابرکت" سمجھتے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو خیر ورنہ اب بھی وہ اپنی اصلاح کر لیں تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی وجہ سے مواخذہ الٰہی سے بچیں۔

میں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر کوئی آریہ، عیسائی یا غیر احمدی ان سے یہ پوچھ بیٹھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح اپنے الہام یتم نعمتہٗ علیک کے ماتحت اپنی اولاد کو نعمت الٰہی قرار دیا' یا یہ سوال کر دے۔ کہ حضور علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کا جو یہ وعدہ تھا۔ کہ آپ کو "نیک اور بابرکت اولاد" دی جائے گی۔ وہ "نیک اور بابرکت اولاد" کہاں ہے؟ اور پھر وہ یہ بھی دریافت کرے۔ کہ اگر تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو "نیک اور بابرکت" نہیں مانتے۔ تو پھر حضور علیہ السلام کا یہ کہنا کیونکر درست ہے کہ خدا نے "نیک اور بابرکت اولاد" دینے کا وعدہ پورا بھی کر دیا۔ تو وہ ان باتوں کا جواب کیا دیں گے۔؟ ہاں مبارک اور خوش قسمت ہیں وہ جو اس موعود "نیک اور بابرکت اولاد" کے ساتھ وابستہ ہیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

تاج الدین لائل پوری (مولوی فاضل)

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کا ایک ضروری مطالبہ

تعلیم کے لئے احباب اپنے بچوں کو قادیان بھیجیں

تعلیم ایک ایسی ضروری چیز ہے جس کا حاصل کرنا ہر انسان پر فرض ہے لیکن ایسا علم جس کے ساتھ دینی تعلیم نہ ہو۔ عبث ہے اور بجائے مفید ہونے کے نہ صرف طالب علم کے لئے بلکہ قوم کے لئے بھی مضر۔ بچپن میں طالب علم کے خیالات اپنے ماحول سے تقویت حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنے اردگرد کی فضا سے متاثر ہوتے ہیں جس قسم کی تعلیم بچے کو اوائل میں دی جائے وہ لوہے کی میخ کی طرح اس کے دل میں گڑ جاتی ہے۔ اور آئندہ زندگی میں اس کی تمام حرکات وسکنات کا انحصار بچپن کے جذبات کے ماتحت ہوتا ہے۔ یعنی ابتدائی تعلیم انسان کو بنا بھی سکتی ہے اور بگاڑ بھی۔ پس وہی تعلیم جو عام حالات میں مفید ہوتی ہے خاص حالات میں مضر بھی ہو سکتی ہے بچوں کے اسی ذہنی نشو ونما کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بنیاد رکھی۔ اور ابتدا سے ہی ایسا انتظام فرمایا۔ کہ دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کا درس بھی جاری رہے۔ تاکہ طلبا کی تربیت صحیح رنگ میں کی جا سکے۔ اور وہ بڑے ہو کر دینی خدمات سرانجام دے سکیں سلسلہ اور اسلام کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منشا خدا تعالےٰ کے فضل سے کما حقہ پورا ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ایسے جلیل القدر انسان پیدا کئے۔ جن کی ذات ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ اسی سکول کے کئی ایک "اولڈ بوائز" میدانِ تبلیغ کے شہسوار ہیں۔ اور جس جوش اور عقیدت سے وہ فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ وہ انہیں کا حصہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک وہ شخص جسے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ اپنے اندر خاص کمی محسوس کرتا ہے۔ الغرض کام کرنے کی صحیح روح اور تڑپ اور سلسلہ احمدیہ سے محبت بلکہ مجنونانہ محبت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کا طرۂ امتیاز ہے۔

پرانے طلباء کے نیک نمونہ کو دیکھ کر اپنے اور پرائے سب چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ایسی فضا میں رکھیں جہاں رہ کر وہ دین ودنیا میں کامیاب ثابت ہوں۔ جماعت احمدیہ کے احباب تو حتی المقدور اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کراتے ہی رہے ہیں صوبائی شہرت اور نیک نامی کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے۔ کہ باہر کے سکولوں کے تجربہ کار ہیڈ ماسٹر جب کسی طالب علم کی اخلاقی اور تعلیمی حالت سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ تو ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ قادیان کے سکول میں داخل کیا جائے۔ تاکہ وہ یہاں رہ کر تعلیم حاصل کر سکے۔ گویا ان کے نزدیک قادیان کی فضا ایسی ہے جہاں رہ کر اخلاقی اور تعلیمی بیمار شفا پا سکتے ہیں۔ امرت سر ایم اے او ہائی سکول کے کامیاب انگریز ہیڈ ماسٹر مسٹر وکیڈلڈ خاص طور پر کمزور طلباء کو یہاں داخل ہونے کے لئے تلقین کرتے رہتے تھے تعلیمی افسروں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کے اعلےٰ افسر بھی سکول کی نیک نامی اور اعلیٰ کام سے متاثر ہیں۔ حتیٰ کہ چوہدری نذیر حسین صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انگریکلچر کہا کرتے تھے۔ کہ اگر کسی طالب علم نے کامیاب ہونا ہو۔ تو قادیان سکول میں داخل ہو۔ کیونکہ قادیان کی پُرامن فضا بہت حد تک اس کی ترقی میں ممد ہوتی ہے۔ چنانچہ کئی دوستوں نے مالی قربانی کر کے اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کرایا اور بورڈنگ ہوس میں رکھ کر انہیں بالخصوص دینی تعلیم دلوائی جو ان کے بچوں کے لئے ان کی زندگی کی مشعل راہ ہے

اور دوستوں نے حضرت امیر المومنین کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کرا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشا مبارک کو پورا کیا۔ بالخصوص سال گذشتہ میں جب کہ دوستوں نے اپنے بچوں کو تحریک جدید کے ماتحت داخل کرایا۔ اور سکول کے طالب علموں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو گئی کہ اتنی تعداد آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ پس وہ دوست جنہوں نے اپنے بچوں کو یہاں بھیج کر سعادت حاصل کی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حضرت اقدس کی سکیم ایک مستقل سکیم ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ امسال بھی احباب طلبا کو یہاں بھجوا کر دینی اور دنیاوی فائدہ حاصل کریں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مقصد احباب کو اپنے بچے یہاں بھجوانے کے متعلق ارشاد فرمانے سے یہ ہے کہ بچے قادیان میں رہ کر اسلام کے پہلوان بن سکیں اور ان کی نشوونما۔ اور تعلیم وتربیت ایسے طریقے پر ہو کہ وہ ایک مفید وجود بن سکیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جہاں احباب کو قادیان میں بچے بھجوانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ وہاں حضور اس امر سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ بچوں کی عمر کا ایک حصہ جس سکول میں خرچ ہو گا۔ اس کی حالت واقعی اس قابل ہے کہ وہ بچوں کی اصلاح کر سکے۔ کیونکہ اس میں بعض ایسی خصوصیات ہیں جو دوسری درسگاہوں میں مفقود ہیں۔ مثلاً دینی درس وتدریس کا باقاعدہ انتظام ہے۔ دسویں جماعت پاس کرتے وقت ایک طالب علم ایک خاصہ مبلغ ہوتا ہے۔ جسے قرآن کریم کا ترجمہ احادیث کا ایک خاصہ مجموعہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب سے واقفیت ہوتی ہے۔

اس خصوصیت کے علاوہ بعض اور خصوصیتیں بھی ہیں جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کو دوسری درسگاہوں سے اگر ممتاز نہیں کرتیں تو کم از کم ان کا مقابلہ کرنے کا اہل بنا دیتی ہیں۔ مثلاً گذشتہ سال تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے انگریزی تقریر کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اور تقریروں کے مقابلوں میں جو رندھیر کالج کپورتھلہ اور پرنس آف ویلز کالج جموں میں منعقد ہوئے۔ شامل ہو کر اعلیٰ طبقوں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نام روشن کیا۔ اور ہر دو جگہ پر کالج کے طلباء کے مقابلہ میں نمایاں طور پر کامیاب رہے۔ اس باقاعدہ تقریری مقابلہ میں اول اور دوم رہنے کے علاوہ اپنی ادبی اور علمی مجالس میں شامل ہو کر آئندہ بھی اس میدان میں کامیاب رہنے کے لئے علم اور سبق حاصل کیا اور یہ ابتدائی مشق، خدا تعالےٰ کے فضل سے امید کی جا سکتی ہے کہ آئندہ زندگی میں انہیں بہترین مقرر بننے میں مدد دے گی۔

۲- کھیل کے میدان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا سکول شروع سے ہی پیش پیش رہا ہے۔ کچھ عرصہ سے اس میدان میں کوئی عملی کام اس وجہ سے نہیں کیا جا سکا۔ کہ سکول کے ٹورنامنٹ وغیرہ بند تھے۔ اور لڑکوں کے لئے کوئی [illegible] نہ تھا لیکن گذشتہ دو سالوں سے جب سے کہ ڈسٹرکٹ اولمپک ٹورنامنٹ شروع ہوئے ہیں۔ ہمارے سکول کے طلباء جملہ انعامات کا جو ضلع بھر کے کھلاڑیوں کے لئے مقرر ہیں۔ بیشتر حصہ حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنی برتری کا ثبوت پیش کر کے خراج تحسین حاصل کرتے ہیں

(۳) سکول کے ہیڈ ماسٹر جناب مولوی محمد الدین صاحب۔ بی۔ اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ امریکہ مبلغ رہ چکے ہیں۔ ایک کامیاب اور تجربہ کار ہیڈ ماسٹر ہیں۔ ان کے متعلق ریمارکس انسپکٹر آف سکولز کی نوٹ بک سے الفضل میں حال ہی میں شائع ہوئے تھے۔ مولوی صاحب طلبا کی بہبودی اور علمی اور دینی ترقی میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ باقی سٹاف بھی عمدہ ہے۔

۴۔ الغرض طلبا کو ان لائنز پر چلایا جاتا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تجویز فرمائی ہیں۔ اور سکول حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ایسے قابل ناظر کی نگرانی میں ہے۔

یہ نوٹ نامکمل رہیگا۔ اگر اس میں جہاں دوستوں کو قادیان میں اپنے بچوں کو بھیجکر تعلیم دلوانے کے متعلق ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی۔ وہاں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ یوں تو ہمارے لئے سکول کے طلبا کی تعداد میں زیادتی باعث مسرت ہے۔ لیکن جہاں تک ہمارا تجربہ ہے۔ باہر سے طلبا بھیجنے والے احباب اِلّا ماشاء اللہ وہی طالب علم یہاں بھجواتے ہیں۔ جو یا تو اخلاقی اور تعلیمی طور پر لاعلاج ہو چکے ہوں۔ یا باہر کی بری سوسائٹی میں رہ کر ان کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہو۔ یوں تو یہ امر بھی فخر کا موجب ہوا کرتا ہے۔ کہ ہمارے سکول میں رہ کر بعض ایسے طالب علم کامیاب ہوتے ہیں جن کی کسی دیگر فضا میں بہتری اور کامیابی کی امید نہیں ہو سکتی۔ لیکن چونکہ باہر سے آنیوالے طلبا کا بیشتر حصہ ایسے طالب علموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو تعلیمی لحاظ سے ناقص ہوں۔ اس لئے چونکہ بالعموم کسی سکول کی کامیابی اس کے میٹرکولیشن کے امتحان سے ہی سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ نتیجہ کے لحاظ سے ہمارا اسکول دوسرے سکولوں سے برتری نہیں دکھا سکتا۔ اور یہ امر جماعت کے لئے ایک قومی صدمہ کا باعث ہوا کرتا ہے۔ پس اگرچہ گذشتہ سالوں میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے لڑکے ۸۷ فیصدی سے لے کر ۹۰ فیصدی تک پاس ہوتے رہے ہیں۔ اور یہ نتائج سکول کی ہسٹری میں بہترین ہیں۔ لیکن چونکہ ہر سال ایسے ہی طلباء زیادہ آتے ہیں۔ جو تعلیم میں ناقص ہوں اس لئے خطرہ رہتا ہے کہ شائد سکول ایسے شاندار نتائج مستقل طور پر نہ دکھلا سکے۔

اس لئے ضروری ہے کہ احباب کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرائی جائے۔ کہ وہ اپنے ذہین اور قابل طلبا یہاں بھیجکر تجربہ کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ ذہین اور قابل طالب علم یہاں سکول میں رہ کر بہت زیادہ قابل اور لائق بن سکتے ہیں۔

پس اب جبکہ تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔ احباب اپنے اور اپنے زیر اثر طلبا قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے فوراً بھجوا دیں۔ اور حتی الوسع کوشش کریں۔ کہ صرف اخلاقی اور تعلیمی لحاظ سے کمزور طالب علم ہی یہاں نہ آئیں۔ بلکہ ہونہار اور لائق طلباء بھی آئیں۔

(ایم۔ آئی۔ ایس)

پبلک سروس کمیشن کا امتحان

اپر ڈویژن اور لوئر ڈویژن کے اسسٹنٹوں اور کلرکوں کی بھرتی کیلئے پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام ایک امتحان ۵ ر جولائی ۱۹۳۷ء کو الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ مدراس اور شملہ میں منعقد ہوگا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط اور قواعد ہیں:۔

۱۔ تمام درخواستیں جو کہ مجوزہ فارم پر ہونی چاہئیں۔ سیکرٹری پبلک سروس کمیشن مٹکاف ہاؤس دہلی کو زیادہ سے زیادہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ مجوزہ فارم سیکرٹری پبلک سروس کمیشن سے مل سکتی ہیں۔

۲۔ تمام امیدواروں کو بیس روپے کی رقم بطور فیس اپنے حلقہ کے نزدیک ترین سرکاری خزانہ میں یا امپیریل بنک کی کسی شاخ میں جمع کرانی ہوگی۔

۳۔ امیدوار کو مندرجہ ذیل تعلیمی قابلیتوں میں سے کسی ایک کا حامل ہونا لازمی ہے۔

ا۔ اس نے گورنمنٹ کی کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہو جنمیں میسور اور عثمانیہ یونیورسٹی بھی شامل ہیں۔

ب۔ سینیر کیمبرج کا امتحان پاس ہو۔

ج۔ یوربین ہائی سکول پنجاب اور صوبجات متحدہ کا آخری امتحان پاس ہو۔

د۔ مدراس ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا یورپین سکول لیونگ سرٹیفکیٹ اس کے پاس ہو۔

۴۔ چال چلن کے اچھا ہونے کا اصلی سرٹیفکیٹ بھی درخواست کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ اس سرٹیفکیٹ پر کسی ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کے دستخط ہونگے۔ اور اس کے علاوہ اس سرٹیفکٹ کی ایک مصدقہ نقل بھی ساتھ شامل ہوگی جس پر ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کے دستخط ہونگے۔

۵ وہ امیدوار جس کی تاریخ پیدائش یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء سے پہلے کی یا یکم اکتوبر ۱۹۱۷ء کے بعد کی ہوگی امتحان نہیں دے سکتا۔

۶۔ امتحان مندرجہ ذیل مضامین کا ہوگا۔

ا۔ ریاضی ۔ وقت ایک گھنٹہ اسمیں امیدوار کی قابلیت سوالوں کو صحت اور

مہنگا روئے ایک بار سستا روئے بار بار

اکسیر اکبر

دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے جو ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف باءمعدہ۔ ضعف بصر۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ سستی۔ اداسی۔ غرضیکہ جملہ کمزوریوں کے دور کرنے کے لئے تیر بہدف۔ فرحت اور تازگی بخشنے کے لئے لاثانی۔ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی۔ کمزور کو زور آور۔ اور زور آور کو شاہ زور۔ نامرد کو مرد۔ اور مرد کو جوان مرد بنانے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے یہ سونے کے کشتے۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ بیش بہا قیمتی اجزاء کا بہترین مرکب۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے (عنہ) جو اس کے بیش بہا اور قیمتی اجزاء اور فوائد کثیر کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی!

جناب ڈاکٹر شبیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ:۔
"اکسیر اکبر ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض کو جس کی عمر پینتالیس سال سے بھی متجاوز ہو چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً عرصہ پچیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سیکڑوں مقوی ادویہ کے کھا لینے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال کے بعد اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"

جناب خان صاحب محمد روشن خان صاحب انسپکٹر پولیس دیناج پور سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔
"میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ آپ کی مرسلہ اکسیر اکبر کے ذریعہ سے خداوند کریم نے مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی الحمد للہ اب کامل صحت ہے۔ اور اکسیر اکبر کے استعمال سے طاقت بدنی اپنی اصلی حالت پر آ گئی ہے۔ میں آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں"

اجزاء کے زیادہ بیش بہا اور قیمتی ہونے کے مقابلہ میں سستی۔ مگر فوائد کے لحاظ سے سیکڑوں روپیہ کی قیمت ادویہ سے زیادہ مفید ملنے کا پتہ:

منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ایک قطعہ زمین نیلام ہوتا ہے

موضع ہلال پور تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور سرگودھا میں ۳۶ کنال اراضی نہری جس کے نمبران خسرہ ۳/۱۳، ۷/۱۳، ۸/۱۳ ہیں۔ اور ۱۹۲۷ء سے صدر انجمن کی ملکیت و مقبوضہ ہے۔ اس رقبہ کو صدر انجمن نے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہٰذا یہ رقبہ ۱۳ ر مارچ ۱۹۳۷ء کو بروز ہفتہ موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کرینگے۔ خواہشمند اصحاب موقعہ پر پہنچکر بولی دیں۔ زر نیلام کا ¼ حصہ وصول کیا جائے گا۔ اور بقیہ ¾ حصہ صدر انجمن مذکور سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائیگا۔ ارد گرد کی احمدی جماعتیں خریدار پیدا کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

تیزی کے ساتھ حل کرنے کا امتحان ہوگا

(ب) خط۔ وقت بیس منٹ نمبر ۵۰۔ انگریزی کی ایک چھپی ہوئی تحریر کو نقل کرنا ہوگا۔ اسمیں صحت صفائی اور رفتار دیکھی جائے گی اس میں کم از کم ۴۰ فیصدی نمبر حاصل کرنے ضروری ہیں۔

(ج) جنرل نالج۔ وقت ایک گھنٹہ نمبر ۱۰۰ اس میں امیدوار کی عام روزانہ دلچسپ واقعات کے متعلق واقفیت دیکھی جائیگی یا ایسے امور کا امتحان ہوگا۔ جن کا جاننا ایک تعلیمیافتہ انسان کے لئے ضروری ہے

(د) انگلش کمپوزیشن وقت دو گھنٹے نمبر ۱۰۰ اس میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہونگے (۱) ڈرافٹنگ (۲) پریسی رائیٹنگ Precis Writing (۳) انگلش میں غلطیاں درست کرنا۔ (۴) پروف ٹھیک کرنا۔

(۷) تنخواہ کا گریڈ مندرجہ ذیل ہوگا۔ اپر ڈویژن اسسٹنٹس Assistants ۴۰۰-۱۵-۳۱۰-۱۰-۲۸۰-۱۰-۱۴۰ ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موٹر ڈرائیور

ایک احمدی موٹر ڈرائیور کہیں ۳۰ ۔ ۱۱ میں یا کسی لڑکیوں کے مدرسہ میں یا کسی احمدی کے پاس ملازمت کا خواہشمند ہے۔

مفتی محمد صادق

قادیان میں نیلامی

قادیان میں پچھلے جمعہ کی طرح اس جمعہ کی نماز کے بعد پھر نیلامی ہوگی۔ میز کرسی چارپائی وغیرہ۔ آپ جن اشیاء کو استعمال نہیں کرتے ان کو ادھر اُدھر پھینک کر ضائع نہ کریں۔ بلکہ بروز جمعرات سلیم اللہ خان کمیشن ایجنٹ احمدیہ سٹور قادیان کے سپرد کر دیا کریں۔

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی آپ چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے

اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب۔ انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے رئیس امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات اور مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ) میں ایکماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

دو نئی کتابیں

الحمد للہ والمنۃ۔ کہ بائبل کی بشارات بحق سرور کائنات مصنفہ حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بہترین لکھائی چھپائی اور عمدہ کاغذ پر چھپکر تیار ہوگئی ہے جس کے ساتھ لنڈن کے بڑے بشپ صاحب کو حضرت مفتی صاحب کا چیلنج مناظرہ اور اس کا انکار بھی درج ہے۔ اور چند دیگر مفید ضمیمے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ اور قبل از اشتہار کے بفضلہ تعالیٰ دو ضخیم مجلد کتاب کے آرڈر ملنے پر مزید جلدیں تیار کی جارہی ہیں۔ جن جن احباب کو کپڑے والی مجلد کتاب چاہیئے۔ جلد اطلاع دیں تاکہ اتنی جلدیں بنوائی جائیں۔ اور ہر کتاب کا نام سنہری حروف میں کندہ ہے مجلس مشاورت پر دوست لے جاسکیں گے۔ قیمت فی نسخہ ۵/ مجلد ۷/ عہ کی ۵ عدد بے جلد اور یکصد بے جلد کتاب کی قیمت اٹھارہ روپے۔

نیز سلسلہ کتب اسلام مصنفہ چوہدری محمد شریف صاحب مولوی فاضل منظور شدہ **نظارت تالیف و تصنیف** جس کو سلسلہ احمدیہ کے علماء کرام نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ اس سلسلہ کی پانچوں کتابوں کی الگ الگ قیمت عہ بنتی ہے۔ اور مجلد کی عہ۔ لیکن مکمل سٹ مجلد کے خریدار سے صرف ایکروپیہ لیا جاوے گا۔ جو کہ کپڑے والی جلد ہے۔ اور اس کے اوپر سلسلہ کتب اسلام سنہری حروف میں لکھا ہے۔ یہ رعایت مجلس مشاورت تک ہوگی۔ قیمت نقد لی جائے گی۔

محمد عنایت اللہ مالک نصیر ایجنسی تاجر کتب قادیان

عمدہ موقعہ کے قطعات و مکانات برائے فروخت

مندرجہ ذیل چند قطعات و مکان اشد ضرورت کے باعث جلد فروخت کرنے مطلوب ہیں۔

محلہ دارالسعت

۱۔ محلہ دارالسعت میں ½ ۱۶ مرلہ کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے۔

محلہ دارالبرکات

۲۔ محلہ دارالبرکات میں ایک کنال کا قطعہ جو نئی آبادی میں ہے۔ قابل فروخت ہے۔

محلہ دارالفضل

۳۔ محلہ دارالفضل میں ایک چھوٹا سا پختہ مکان جس کی ایک دیوار خام ہے اس میں دو کمرے ۲۰۔۲۰ فٹ کے ہیں۔ برآمدہ ہے بیٹھک ہے۔ سیڑھی ہے چھت کے اوپر پردے ہیں۔ ایک ناگہانی اشد ضرورت کے باعث بہت ہی سستے داموں پر فروخت ہوتا ہے۔ جو صاحب خرید فرمادیں۔ وہ اپنے خرچ پر رجسٹری بھی کراسکتے ہیں۔ رجسٹری کا خرچ معمولی ہوگا۔

ان قطعات کی فروخت کا روپیہ سلسلہ کے خزانہ میں جائے گا۔ اس واسطے جو دوست خریدنا چاہیں۔ وہ مجھ سے قیمت کا تصفیہ فرمالیں۔

خاکسار:۔ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان

[right margin, vertical:] ورڈ دو ریفرنس کلرکوں کے لئے (A) کلرک درجہ ۵۰۰-۴۰-۱۴۰-۴-۸۰ / (B) کلرک درجہ ۲۰۰-۵-۱۴۰-۴-۱۴۰-۳-۱۱۲/۳-۱۰۸-۴-۱۰۰ [illegible] قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدر آباد (دکن) ۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج سر اکبر حیدری کو مہاراجہ سر کشن پرشاد کی جگہ وزیر اعظم مقرر کئے جانیکے متعلق احکام جاری کر دیئے گئے۔ سر کشن پرشاد ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی۔ ۹ مارچ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۱۲ مارچ کو بمقام دہلی آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہو گا۔ جس میں ملک کے سیاسی حالات پر غور کیا جائے گا۔ مسٹر جناح نے نمائندہ اخبار سے ملاقات کے دوران میں کہا ہم ہر اس ترقی پسند پارٹی کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جس کا پروگرام ہمارے بنیادی اصول کے مطابق ہو۔

الہ آباد ۹ مارچ آج صبح سوا دس بجے رابن چیٹر جی کو بائیسکل چلاتے ہوئے پورے ۹۶ گھنٹے ہو گئے۔ اس سے انہوں نے سائیکل چلانے کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔

کلکتہ۔ ۹ مارچ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل سے شاہ نیپال کی سلور جوبلی شروع ہوگئی ہے اس موقعہ پر نیپال جانے والے لوگوں کو مفت ٹکٹ دیئے جاتے ہیں۔ اس تقریب کی خوشی میں قیدیوں کو رہا کیا جائے گا۔ اور سات دن تک کھلم کھلا جوا کھیلا جائے گا۔

لنڈن۔ ۹ مارچ کل انگلستان کے اکثر حصوں میں شدید برف پڑی۔ جنوب مشرقی علاقوں میں برف کی پانچ انچ موٹی تہ جم گئی۔ مغربی انگلستان کے بہت سے دیہات میں سلسلہ آمدورفت منقطع ہو گیا

لنڈن ۹ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ کابینہ برطانیہ نے ڈیوک آف ونڈسر کے لئے ملک معظم کی طرف سے بطور پرائیویٹ الاؤنس ۲۵ ہزار پونڈ سالانہ تجویز کئے تھے لیکن ڈیوک آف ونڈسر اس سے متفق نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے لئے اور مسز سمپسن کے لئے اثاثہ اور جاگیر چاہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں لارڈ نلسن کی محبوبہ لیڈی ہملٹن کا حشر یاد ہے۔ شادی کے متعلق مسز سمپسن چاہتی ہے۔ کہ ۲۲ مئی کو وی آنا کے انگریزی گرجے میں ہو جائے۔

لاہور ۹ مارچ اگرچہ منسوخ ہونے والے دستور اساسی کے آخری سال کے مصارف و آمدنی کے اعداد و شمار ابھی کئی ہفتوں تک شائع نہیں ہو سکیں گے۔ مگر اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ ۳۶-۱۹۳۵ء کے مالی سال کے آغاز میں پنجاب کی مالی حالت کا جو اندازہ لگایا گیا تھا۔ مالی سال کے اختتام پر اس سے اچھی حالت نظر آئے گی۔ چونکہ اس سال جدید آئین کے نفاذ کے باعث چار ماہ کا اضافہ عمل میں آگیا ہے۔ اس لئے آمدنی و خرچ کا اندازہ لگانے کے کام میں بھی تاخیر ہو گی ۳۷-۱۹۳۶ء کے آغاز میں مجلس آئین ساز نے بارہ ماہ کی منظوری دی تھی۔ گورنر نے اپنے خاص اختیارات کے ذریعہ مزید چار ماہ کے اخراجات بھی منظور کر لئے ہیں

لنڈن۔ ۹ مارچ دارالعوام میں ادیس آبابا کی بدامنی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ موجودہ حالات میں قطعی تفصیلات کا معلوم ہونا دشوار رہے۔ لیکن جو اطلاعات وزیر امور خارجہ تک پہنچی ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جنرل گریزیانی پر قاتلانہ حملہ کے بعد ادیس آبابا میں سخت بدامنی رونما ہو گئی۔ جس کے دوران میں اطالوی سپاہیوں نے منتقمانہ کارروائیاں کیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کثیر التعداد اشخاص ہلاک ہو گئے جائدادوں کو شدید نقصان پہنچا

لاہور۔ ۹ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ دہلی آل انڈیا نیشنل کنونشن کا جو اجلاس منعقد ہو گا۔ اس میں مسٹر آصف علی۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر کچلو اس امر کی کوشش کریں گے۔ کہ فرقہ وارانہ کشمکش کو سلجھایا جائے۔

کلکتہ ۹ مارچ کل ولنگڈن جیوٹ مل کے تقریباً چھ سو پارچہ بافوں نے ہڑتال کر دی۔ آج جب کارخانہ کھلا تو کوئی مزدور بھی کام پر حاضر نہ ہوا۔ اس طرح تقریباً تین ہزار آدمی بیکار ہو گئے ہیں۔ اس علاقہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۹ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ سے ۵ لاکھ پونڈ کا سامان جنگ حکومت ہسپانیہ کو روانہ کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۹ مارچ۔ آج اسمبلی میں مسٹر آصف علی کی تحریک پر بحث جاری رہی۔ اس تحریک کا مقصد سرحد کے متعلق حکومت ہند کی پالیسی پر بحث کرنا تھا۔ بحث کے جواب میں سر آبہرے میٹکاف نے تقریر کی۔ جس میں ارکان کے اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ آراء شماری پر ۳۴ آرا کے مقابلہ میں ۶۳ آرا سے تحریک منظور ہو گئی۔ اگر کٹوتی کونسل کے مطالبہ زر میں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے تخفیف کی تحریک پیش کی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ حکومت کی تمام پالیسی پر بحث کی جائے۔ مسٹر ڈیسائی نے اپنی تقریر میں حکومت کی پالیسی کی مذمت کی۔ دیگر ارکان نے بھی فن پرداز۔ زراعت اور بیکاری وغیرہ کے متعلق حکومت کی سرد مہری کی مذمت میں تقریریں کیں۔ آنریبل کامرس ممبر اور آنریبل فنانس ممبر نے بحث کے جواب میں دلچسپ تقریریں کیں۔ آرا شماری پر تحریک ۶۸ اور ۴۸ کے تناسب سے منظور ہو گئی۔

لنڈن ۹ مارچ۔ لارڈ پلائی ماؤتھ نے شنبہ کے دن اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی نے ہسپانیہ کی نگرانی کے پروگرام کے مصارف ادا کرنے سے انکار کر کے ساری سکیم کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

قاہرہ ۹ مارچ۔ مصری وزارت نے متوقع جنگ کے خطرات کے پیش نظر دفاعی معاملات اور سامان حرب کی خریداری کے لئے گیارہ لاکھ پونڈ میزانیہ مقرر کیا ہے

لنڈن ۹ مارچ۔ مجلس عدم مداخلت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۳ مارچ سے سامان حرب اور رضا کاروں کی ہسپانیہ میں درآمد پر قیود عاید کر دی جائیں گی۔ اور ہسپانیہ کی بری و بحری ناکہ بندی کا آغاز کر دیا جائے گا۔

لکھنؤ ۹ مارچ۔ یوپی اسمبلی کے ارکان کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ اگرچہ وزارتوں کے رد و قبول کا فیصلہ آل انڈیا کانگریس کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن وزارتوں کے قبول کر لینے سے ملک کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچ سکتا

امرتسر ۹ مارچ۔ آج صبح لاہور سے امرتسر آنے والی ریل گاڑی نمبر ۲۵ میں ڈاکہ کی واردات ہوئی۔ بیگم سر لیاقت خان وزیر اعظم پٹیالہ پشاور سے پٹیالہ کو سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں سفر کر رہی تھیں۔ جب گاڑی لاہور سٹیشن سے نکل آئی۔ تو ایک پٹھان ڈبے میں سوار ہو گیا۔ اور ان کا بیگ جس میں پچاس روپے تھے لے لیا۔ بیگم صاحبہ نے حوصلہ سے اس کا مقابلہ کیا۔ اور ٹرین کی زنجیر کھینچنے میں کامیاب ہو گئیں مگر ڈاکو ٹرین کے کھڑے ہونے سے پہلے ہی فرار ہو گیا۔

لاہور ۹ مارچ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" اور بعض دوسرے اخبارات کے نمائندوں نے سر سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب سے ایک ملاقات کے دوران میں دریافت کیا۔ کہ انہوں نے وزارت قائم کرنے میں اقلیتوں کی نمائندگی کے نقطہ نگاہ سے کن اصول کا خیال رکھا ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ وزارت میں مشترکہ ذمہ داری کے اصول کے تحفظ کی ضرورت کے پیش نظر ہم نے پنجاب کی اقلیتوں کو مناسب بلکہ زیادہ حصہ دیا ہے۔ مزید کہا۔ کہ اگر غیر اتحادی ہندو اور سکھ ہمارے پروگرام سے تعاون کرنے پر رضامند نہ ہوتے تو اخلاقی طور پر ہمارے لئے یہی راستہ کھلا تھا۔ کہ یونینسٹ پارٹی تک ہی وزارت کے انتخاب کو محدود رکھا جاتا مگر خوشی کی بات ہے۔ کہ ایسا نہیں ہوا نیز میں نے کسی ہندو یا سکھ کو وزارت کے بدلے میں یونینسٹ پارٹی کے حلف نامہ پر دستخط کرانے کا طریقہ استعمال نہیں کیا۔

امرتسر ۹ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۳ پائی سے ۳ روپے ۱۰ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے [illegible]

[illegible] روپے [illegible] آنے تک۔ [illegible] ۵۳ روپے [illegible]